رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍؍
سہ ماہی ۷ ؍؍
ماہوار ۲½ ؍؍

بروز شنبہ

۸ ؍ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ ⁂ ۱۷ ؍ امان ۱۳۳۰ھش ⁂ ۱۷ ؍ مارچ سنہ ۱۹۵۱ء ⁂ نمبر ۶۵

چیف آف دی جنرل سٹاف بنا دیئے گئے

میجر جنرل محمد یوسف کا اعزاز

راولپنڈی ۱۶ ؍ مارچ ۔ آج جنرل ہیڈ کوارٹرز سے ایک اہم اعلان کے مطابق میجر جنرل محمد یوسف کو سابق میجر جنرل اکبر خاں کی جگہ پاکستانی فوجوں کا چیف آف دی جنرل سٹاف مقرر کیا گیا ہے ۔ آپ آجکل مشرقی پاکستان میں پاکستانی فوجوں کی کمان کر رہے تھے اور آج کل ایران و پاکستان کے فوجی خیر سگالی کے مشن کی قیادت کر رہے ہیں ۔ اس نئی تبدیلی سے بریگیڈیئر محمد موسےٰ میجر جنرل بنا دیئے گئے ۔

پنجاب کے تمام اضلاع میں مسلم لیگی امیدوار بھاری اکثریت سے ووٹ حاصل کر رہے ہیں

لاہور ۔ ۱۶ ؍ مارچ ۔ پنجاب کے عام انتخابات کے سلسلے میں پولنگ کے متعلق جو غیر سرکاری اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ سارے صوبے میں مسلم لیگی امیدوار بھاری اکثریت کے ساتھ ووٹ حاصل کر رہے ہیں ۔
مظفر گڑھ کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں مسلم لیگی امیدواروں نے سارے کا سارا پالا مار لیا ہے ۔ تین ممبر تو بلا مقابلہ ہو چکے ہیں ۔ باقی پانچ میں سردار عبدالحمید دستی بھی شامل ہیں ۔ عوام مسلم لیگی امیدواروں کے حق میں زیادہ ووٹ ڈال رہے ہیں ۔ منٹگمری کی ۱۷ نشستوں میں سے ۱۳ میں مسلم لیگی امیدواروں کا پلہ بھاری ہے ۔ ملتان سے ایک غیر سرکاری اطلاع کے مطابق اکثر سیٹوں پر مسلم لیگی ہی کامیاب ہیں ۔ اور دہاڑی لڈن کے نفاذی حلقے سے میاں محمد ممتاز دولتانہ ۸ ہزار ووٹوں کی اکثریت سے میدان مار رہے ہیں ۔ جہاں جو نشست کے امیدوار کو بھی زیادہ ووٹ مل رہے ہیں ۔

خاں لیاقت کے سخت اور برقت اقدام کی تعریف

کراچی ۔ ۱۶ ؍ مارچ ۔ آج شام پاکستان مسلم لیگ کی پالیمنٹری پارٹی کے ایک غیر معمولی اجلاس نے جو خاں لیاقت کی صدارت میں منعقد ہوا ۔ مسلم لیگ پارٹی نے خان لیاقت کے اس اقدام کی تعریف کی جس کا انکشاف حال ہی میں پاکستانی فوجوں کی وفاداری کو متزلزل کرنے کے سلسلے میں کیا گیا تھا ۔ پارٹی نے وزیر دفاع پاکستان کی سخت اور بروقت کارروائی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ہر ممکن تعاون کی پیشکش کی اور اور پاکستانی فوجوں کے اپنے ملک سے غیر متزلزل وفاداری پر فخر و مباہات کا اظہار کیا ۔
ایک اور قرارداد میں پارٹی نے اہل مراقش کی جدوجہد آزادی کو پسند کرتے ہوئے گہری ہمدردی کا اظہار کیا ۔

جناح عوامی مسلم لیگ کا فیصلہ

سرحد میں انتخابات لڑیگی

لاہور ۱۶ ؍ مارچ ۔ جناح عوامی مسلم لیگ کے صدر دفتر سے ایک اطلاع کے مطابق پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ صوبہ سرحد میں آئندہ ہونے والے تمام انتخابات میں اپنے نمائندے کھڑے کرے گی ۔

آج لاہور خواتین کے بیرونی حلقے میں ووٹ پڑے ۔ مسلم لیگ کے دفتر نے دعویٰ کیا ہے کہ مسلم لیگ کی نمائندگان بیگم جہاں آرا شاہنواز اور بیگم جی ۔ اے خال کو ۳ ہزار ۴ سو زیادہ ووٹ ملے ۔ آج لاہور کے حلقہ ہائے انتخابات ۱ ، ۲ میں پولنگ ختم ہو گیا جن سے جناح عوامی مسلم لیگ کے چاروں امیدواروں خان ممدوٹ ۔ ملک غلام نبی میاں امیر الدین اور میاں محمد امین کے بھاری اکثریت سے کامیاب ہونے کی اطلاع آئی ہے ۔ ضلع جھنگ کی ۶ نشستوں کے مسلم لیگی امیدواروں کو زیادہ ووٹ مل رہے ہیں ۲ میں آزاد امیدوار آگے ہیں اور ایک پر بڑا سخت مقابلہ ہے ۔ ضلع شاہپور کے حلقہ بھیرہ میں شیخ فضل الٰہی اپنے حریفوں سے ۳۴۵ اور ۴۰۰ ووٹوں کی اکثریت سے جیت رہے ہیں ۔
ایک اطلاع کے مطابق کھانہ میانی میں ملک خضر حیات خاں ٹوانہ کے جو مزارعین آباد ہیں ۔ انہوں نے کل جناح عوامی لیگ کے امیدواروں کو ووٹ دیئے ۔
سیالکوٹ میں آج خان ممدوٹ نے پھر خواجہ محمد صفدر سے زیادہ ووٹ حاصل کیے ۔ اب تک وہ ۲۹۰۰ ووٹ زیادہ حاصل کر چکے ہیں ۔
بیروت ۱۶ ؍ مارچ معلوم ہوا ہے کہ حکومت اردن نے لبنانی حکومت کو یہ تجویز بھیجی ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان کسٹم اور پاسپورٹ کی پابندیاں دور کر دی جائیں ۔

ایرانی پارلیمنٹ کے باہر مظاہرہ

طہران ۱۶ ؍ مارچ ۔ آج ایرانی پارلیمنٹ کے ایوان کے باہر ایران کے انتہا پسند طبقے نے تیل کمپنی کی سفارشات کے حق میں سخت مظاہرہ کیا اور مطالبہ کیا کہ حکومت جلد از جلد اینگلو ایرانی آئل کمپنی کی مشینوں وغیرہ پر قبضہ کرے ۔

مختصرات

لاہور ۔ ۱۶ ؍ مارچ ۔ آج ہز ایکسیلینسی سردار عبدالرب نشتر نے مس فاطمہ جناح میڈیکل کالج کی ۲ لیبارٹریوں کا افتتاح کیا اور طالبات کو انعامات تقسیم کئے ۔
نئی دہلی ۔ ۱۶ ؍ مارچ ۔ ہندوستان کی سپریم کورٹ نے تلنگانہ کے ۱۲ کمیونسٹوں کی رحم کی اپیل مسترد کر دی ہے ۔ انہیں پہلی عدالت نے سزائے موت دی تھی ۔
کراچی ۔ ۱۶ ؍ مارچ پاکستان کے وزیر امور کشمیر مسٹر مشتاق احمد گورمانی آج راولپنڈی سے یہاں پہنچے ۔
عمان ۱۶ ؍ مارچ ۔ معلوم ہوا ہے کہ سنہ ۱۹۵۰ء میں یہودی تجارت میں ۸ کروڑ ۶۰ لاکھ کا خسارہ ہوا ہے سنہ ۱۹۴۹ء میں یہ خسارہ ۷ کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ تھا ۔

لیتھوانیا کی آزادی کے منصوبے

لندن ۱۶ ؍ مارچ ۔ اقوام متحدہ کے بالشویک مخالف بلاک کو یوکرین ، اور دوسرے علاقوں سے سوویٹ مظالم سے تنگ آ کر بھاگے ہوئے لوگوں پر مشتمل ہے ۔ اور جس کا صدر دفتر جرمنی ہے لیتھوانیا کی خفیہ تحریک سے مندرجہ ذیل پیغام موصول ہوا ہے :۔
اپنے محبوب ملک کی آزادی کی فیصلہ کن جنگ کے لئے ہم لوگوں کو متحد ہو جانا چاہیئے ۔ ہمیں یوکرین لیٹویا ۔ اسٹونیا اور دوسری قوموں کی خفیہ تحریکوں سے رابطہ قائم کرنا چاہیئے ۔ آزاد خود مختار لیتھوانیا اور اس کا شاندار دارالحکومت ’’الغا‘‘ زندہ باد
یاد رہے کہ زار کی روسی سلطنت کا صوبہ رہنے کے بعد لیتھوانیا کو ۱۹۱۸ء میں آزاد ری پبلک بنایا گیا تھا ۔ لیکن اگست سنہ ۱۹۴۰ء سوویٹ روس نے اس پر پھر قبضہ کر لیا ہے ۔

یوگوسلاویہ دندان شکن جواب دیگا

نیویارک ۱۶ ؍ مارچ امریکہ میں مقیم یوگوسلاویہ نے کل اعلان کیا کہ اگر سوویٹ روس نے یوگوسلاویہ پر حملہ آور ہونے کی جرأت کی تو اسے بڑی بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی ۔ آپ نے بالفریڈ سے تقریر کرتے ہوئے کہا آج یوگوسلاویہ کی آزادی خطرہ میں ہے ۔ روس کی طفیلی مملکتوں کی فوجیں اسکی سرحدوں پر لیس کھڑی ہیں ۔ اگر ابھی تک مارشل سٹالین نے انہیں پیش قدمی کا حکم نہیں دیا میں صرف اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی ملک یوگوسلاویہ سے زور آزمائی کرے گا ۔ تو اسے اس جرأت کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی

تیل کے متعلق برطانی امیدیں

لندن ۱۶ ؍ مارچ ۔ برطانی مبصرین کا خیال ہے کہ مجلس کی تیل کمیٹی قومی ملکیت کی تفصیلات مرتب کرنے میں کچھ وقت صرف کرے گی ۔ ماہرین اسے بالکل ناقابل عمل تصور کرتے ہیں ۔ چنانچہ برطانی حکومت نے اس قانونی نکتہ کا اعادہ کیا ہے کہ ایران یکطرفہ طور پر کمپنی سے کئے ہوئے معاہدہ کو منسوخ نہیں کر سکتا ۔ جو سنہ ۱۹۹۳ء تک کے لئے کیا گیا ہے ۔ امید کی جا رہی ہے کہ حکومت ایران کمپنی کی نصف منافعہ کی بنیادوں پر گفتگو کرنے کی پیشکش کو منظور کر کے ملک کے انتہا پسند طبقے کا سختی سے مقابلہ کرتے ہوئے کمپنی کے ساتھ تعلقات پر نظر ثانی کیلئے رضامند ہو جائے گی ۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

۲۵ مارچ ۱۹۵۱ء ـــــــ یوم التبلیغ

امسال کے پہلے یوم التبلیغ کے لئے ۲۵ مارچ مطابق ۲۵ امان اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ لہذا جملہ جماعت ہائے پاکستان اپنے اپنے حلقہ کے اندر اس دن کو کامیاب طور پر منائیں۔ اور ٹریکٹ اور زبانی تبلیغ سے پیغام حق احسن طریق پر معزز غیر احمدی بھائیوں تک پہنچائیں۔ تا خدا تعالیٰ سعید روحوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ احباب اس دن کے لئے مرکز سے ٹریکٹ منگوا سکتے ہیں۔ لیکن ٹریکٹ دوائیوں کے اشتہار کی طرح تقسیم نہ کئے جائیں۔ بلکہ ایسے احباب کو دیئے جائیں۔ جو حق کی جستجو رکھتے ہوں۔ چونکہ اس دن مشاورت ہے۔ اس لئے ایسے احباب جو مشاورت میں شریک ہوں۔ وہ اپنا یہ فرضہ کسی دوسرے دن ادا کریں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

۳۱ مارچ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سابقہ سالوں کے معمول کے مطابق اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ تحریک جدید کا وعدہ ادا کرنے والے دوستوں کی پہلی فہرست ۳۱ مارچ کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائے خاص کے لئے پیش کی جائے گی ۳۱ مارچ کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدے کریں، وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے وعدے ادا کر دیں۔" ...... "آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں آج ہی اپنا وعدہ سیکرٹری صاحب مال کو ادا فرما کر دفتر وکیل المال کو ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ اطلاع کر دیں۔ تا آپ کا نام حضور کی خدمت میں پیش ہونے والی فہرست میں شامل کر لیا جائے۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید)

ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو پڑھنا چاہیے

ہر احمدی پر لازم ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرے۔ اور ان حقائق اور معارف سے مستفید ہو جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے۔ اس وقت مخالفین احمدیت جو حضرت اقدس کی کتب ہی سے چند فقرات پیش کر کے عوام الناس کے افکار کو مسموم کر رہے ہیں اس کا حقیقی علاج بھی یہی ہے کہ دوست بطور تریاق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب مطالعہ کے لئے انہیں دیں۔

بک ڈپو تالیف و تصنیف سے آپ کو مندرجہ ذیل کتب مل سکتی ہیں۔ کتب قلیل تعداد میں چھپوائی گئی ہیں۔ اس لئے جتنی جلدی ہو سکے آرڈر دینا چاہیئے۔ ان میں سے پہلی تین کتابیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہیں (مینیجر بک ڈپو تالیف و تصنیف ربوہ)

(۱) حقیقۃ الوحی اعلیٰ کاغذ ۔۔۔ ۸ روپے
(۲) " " درمیانہ کاغذ ۔۔۔ ۶ "
(۳) تجلیات الٰہیہ ۔۔۔ ۴ ۔۔
(۴) ایک غلطی کا ازالہ ۔۔۔ ۲ ۔۔
(۵) دعوۃ الامیر ۔۔۔ ۳ "
(۶) دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی ۔۔۔ ۶ روپے
(۷) ایک تبلیغی خط ۔۔۔ ۴ ۔۔
(۸) سیرۃ خاتم النبیین حصہ سوم ۔۔۔ ۲-۸ "
(۹) " " " اول } چند کاپیاں ہیں ۔۔۔ ۳ "

شاخ کا منبع سے تعلق

سیکرٹریان تبلیغ کی توجہ کے لئے

اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جو طاقت مرکز کی ہوتی ہے وہ شاخ کی نہیں ہو سکتی شاخ یقیناً اپنے منبع سے خوراک کی محتاج ہوتی ہے۔ آپ تبلیغ کرتے ہیں اور احباب جماعت سے تبلیغ کراتے ہیں مگر مرکز میں رپورٹ ارسال نہیں کرتے۔ اور کس قدر عجیب چیز یہ ہوگی کہ مرکز کو یہ علم نہ ہو کہ ہماری فلاں شاخ کس حال میں ہے۔ اور شاخ یہ سمجھے کہ ضروری امداد جو مرکز سے ملنی چاہیئے وہ باقاعدہ ملتی رہے۔ پس یہ آپ کا فرض ہے کہ مرکز کو اپنے حالات سے آگاہ رکھیں۔ ہر شخص الگ نوعیت کا مذاق رکھنے کی وجہ سے اپنے خاص رنگ میں تبلیغ کرتا ہے، اور یقیناً اس کے نتائج دوسرے سے مختلف ہوں گے۔ اور مرکز اسی وقت ہر قسم کی ضرورتوں کے لئے لٹریچر تیار کر سکتا ہے جب اسے حالات کا علم ہو۔ پس آپ مندرجہ ذیل امور کی تفصیل سے ماہانہ رپورٹ میں اطلاع کریں۔ آپ کی رپورٹ علاوہ مقامی حالات کے کارگزاری اعداد و شمار پر مشتمل ہو تا اندازہ ہو سکے کہ آپ کی جدوجہد سے ضروری نتیجہ کیوں نہیں نکل رہا۔

(۱) کس قدر بالغ افراد میں سے کس قدر تبلیغ میں باقاعدہ ہیں۔ اور کس قسم کا طبقہ و افراد آپ کے مستقل طور پر زیر تبلیغ ہیں۔

(۲) بغیر باقاعدگی کے کس قدر احباب نے تبلیغ کر کے کس قدر افراد تک پیغام حق پہنچایا۔

(۳) کیا اعتراضات بالعموم ہوئے؟

(۴) لٹریچر جو مرکز سے منگوایا گیا اسے کس طرح تقسیم کیا گیا؟

(۵) کونسا طریق تبلیغ آپ کے ہاں مؤثر ثابت ہو رہا ہے؟

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

مجلس مشاورت پر تشریف لانے والے احباب

نمائندگان مشاورت کے علاوہ جو دوست مشاورت کے موقعہ پر ربوہ میں تشریف لائیں گے، اگر امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ان کی تعداد سے یا تشریف لانے والے احباب خود قبل از وقت ہمیں اطلاع کر دیں تو انتظام رہائش و خوراک میں ہمیں اور خود انہیں بڑی سہولت رہے گی۔

(۲) دوست اپنے بستر ضرور ساتھ لائیں۔ ابھی تک یہاں رات کو موسم میں کافی خنکی ہوتی ہے۔ اس میں ہرگز تساہل نہ فرمائیں۔ دوست اس بات کو بھی خوب یاد رکھیں کہ الگ مکان کسی کے واسطے مہیا نہیں ہو سکے گا۔ احباب کو یہ معلوم ہی ہے کہ یہاں مکانوں کی کیسی قلت ہے۔ ناظر ضیافت ربوہ

درخواست ہائے دعا

(۱) عزیزم زبیر احمد ابن مکرمی میاں عبدالرحیم صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نواسہ ہے بعارضہ پیچش بیمار ہے پیچش بگڑ کر اندر پیپ پڑ گئی ہے۔ بخار ۱۰۴ ہے۔ گردن اور سینہ پر اثر ہے۔ حالت خطرناک ہے۔ اس لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ عبدالحمید آصف ربوہ (۲) احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ عاجز کی پریشانیاں دور فرمائے۔ خاکسار عبدالغفور خان احمدی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی (۳) عاجز کے دو بھائی جو کہ چند ماہ ہوئے یتیم ہو چکے ہیں امسال میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ سید فضل عمر کٹی واقف زندگی (۵) میں کئی دنوں سے بیمار ہوں کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ اللہ کریم مجھے مکمل صحت عطا کرے۔ عبدالماجد گوجرانوالہ (۶) خاکسار کے بڑے بھائی فلائٹ لیفٹننٹ ملک بشیر احمد صاحب لاہور کے بچے اور اہلیہ صاحبہ چند یوم سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (ملک نذیر احمد درویش قادیان) (۷) مجھے گھر سے اطلاع ملی ہے کہ خاکسار کا بڑا بھائی حمید احمد جو ایک عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار چلا آتا ہے اب وہ نازک حالت میں ہے نیز میری ہمشیرہ بھتیجہ۔ بھانجا اور بھانجی گوجرہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ دو بڑے بھائی بعارضہ بخار بیمار ہیں، احباب ان سب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ صدیق احمد لائل پوری (۸) خاکسارہ امسال بی۔ اے کا امتحان دے رہی ہے، احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ شمیم سعید بنت شیخ محمد سعید صاحب لاہور

روزنامہ — الفضل — لاہور
۱۷ مارچ ۱۹۵۱ء

مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا عظیم الشان نشان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے جو آپ نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے احیائے اسلام کے لئے کھڑی کی ہے اسلامی زندگی اور جہاد فی سبیل اللہ کا ایسا محیر العقول نمونہ نہ صرف مسلمان کہلانے والوں کے سامنے بلکہ دنیا کے تمام مذہبی فرقوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ کہ سب کو چارو ناچار اس کی فعالیت کا اعتراف کرنا پڑا ہے۔ نہ صرف غیر جانبدار لوگوں نے بلکہ مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے شدید مخالفین کو بھی مجبوراً ماننا پڑا ہے کہ آج دنیا میں اگر کوئی جماعت خلوص نیت اور جان و مال کی قربانیاں دے کر خالص دین کا کام کر رہی ہے۔ تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے اور مسلمانوں کی جماعتیں تو کیا بلکہ بڑی بڑی دوسرے مذاہب کی جماعتیں بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

یہ فخر جماعت احمدیہ کو محض اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے حاصل ہوا ہے۔ ورنہ اگر ہم جماعت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کم بضاعتی اور بے سروسامانی اور اس کے ساتھ اس بے پناہ مخالفت کو جو نہ صرف علمائے اسلام کہلانے والے بلکہ دیگر مذاہب کے لیڈر بھی چپہ چپہ پر کرتے رہے ہیں۔ اور کر رہے ہیں دیکھیں اور ان غیر محدود ذرائع کا اندازہ کریں۔ جو مخالفین رکھتے ہیں۔ تو ایک تجربہ کار انسان سوائے اس کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکال سکتا۔ کہ یہ جماعت آج ہے تو کل نہیں۔ ایسے حالات نامساعد میں جماعت احمدیہ کا اپنی منزل مقصود کی طرف انچ انچ بڑھتے ہی چلے جانا اعجاز خداوندی نہیں تو اور کیا ہے؟

غیر تو غیر ہم خود بھی بعض وقت حیرت زدہ رہ جاتے ہیں۔ جب سوچتے ہیں کہ احمدیوں کی تعداد ہی اتنی غیر مؤثر طور پر قلیل ہے کہ دوسروں کے مقابلہ میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں اور پھر یہی نہیں کہ تعداد ہی اتنی کم ہے کہ احمدی کسی حساب میں نہیں آتے۔ بلکہ ان کی اکثریت غربا پر مشتمل ہے۔ جن کو نہ تو کوئی اور دنیاوی وجاہت حاصل ہے۔ اور نہ مال و دولت ہی ان کے پاس ہے۔ اور اکثر غریب اور پامال طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ پھر سوائے اس کے کہ ان کی ایسی بے نظیر کامیابی کو جس کو دوست و دشمن تسلیم کرنے پر مجبور ہیں خاص فضل خداوندی کی طرف منسوب کیا جائے۔ اور کیا توجیہہ کی جا سکتی ہے۔ یہ ایک اعجاز ہے جو آج اس بیسویں صدی میں جبکہ نئی تہذیب اور نئے نئے علوم کے زیر اثر کوئی اعجاز کے وجود پر یقین نہیں رکھتا دکھایا جا رہا ہے۔ ایک آسمانی ہاتھ ہے جو کشاں کشاں اس بے دست و پا جماعت کو آگے آگے لے جا رہا ہے

حقیقت یہ ہے کہ بالفرض مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اور کوئی نشان نہ ہو تو یہی ایک نشان اتنا عظیم الشان ہے۔ کہ جو ہمارے ایمان کو سوگنا ہزار گنا تقویت دیتا ہے۔ اور یہی ایک نشان ایسا عظیم الشان اور مؤثر نشان ہے کہ جس کو دیکھ کر سعید روحیں اس کی طرف کھنچتی ہیں اور مخالفین انگشت بدنداں ہی نہیں بلکہ

ربما یود الذین کفروا
لو کانوا مسلمین

کا نقشہ بن جاتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے اپنے مخالفانہ طریقوں کی ناکامی سے اتنے مایوس ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنے علم و فضل کو مقابل میں ناکارہ سمجھ کر کسی بیرونی تشددی اور دنیاوی طاقت کا سہارا ڈھونڈھنے لگتے ہیں۔

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے یوم سے لے کر ہر وقت مخالفین اس ذہنیت کا مظاہرہ کرتے چلے آئے ہیں۔ یہاں تک کہ انگریز حکومت کو بھی اکسایا جاتا رہا ہے۔ کہ جس طرح رومی حاکم پیلاطوس نے اس وقت کے مولویوں کی بات مان کر مسیح موعود علیہ السلام کو ان کے حوالے کر دیا تھا۔ اور اسرائیلی سواد اعظم کے ٹھوس پن کی لاج رکھ لی تھی۔ اسی طرح انگریزوں کو بھی جماعت احمدیہ سے سلوک کرنا چاہیئے۔ اگر پھانسی پر نہ لٹکایا جائے۔ تو کم سے کم اس کو اقلیت ہی قرار دے دیا جائے۔ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں ان علمائے اسلام کہلانے والوں کی بے بسی اس سے بہتر اور کس طرح واضح ہو سکتی ہے؟

آج بھی جماعت احمدیہ کو یہ ناکارہ اور بزدل علمائے اسلام کہلانے والے اسلام کی "ہیئت حاکمہ" کی دھمکی دے رہے ہیں۔ اور جب اسلامی قانون کے اصول بنانے کے لئے جمع ہوتے ہیں تو احمدیت سے اتنے خوفزدہ نظر آتے ہیں کہ اپنے خونی ارادوں کو "مسلمہ اسلامی فرقوں" کے پردے میں چھپانے کی ناکام کوشش کر کے رہ جاتے ہیں احمدیت کے سامنے ان علمائے سوء کا علم و فضل اور جہاد فی سبیل اللہ کی تگ و تاز اتنی منفعل ہے کہ وہ سوائے اسلام کی خود ساختہ "ہیئت حاکمہ" کے خوش آئند خواب کے اور کوئی امید نہیں رکھتے۔ احمدیت کے مقابلہ میں ان کے پاس اب سوائے اس کے کوئی سہارا نہیں رہا کہ ہاں ہاں اگر میں تھانیدار ہو جاؤں تو . . . .

یہ ہے ان لوگوں کا ایمان باالاسلام۔ یہ ہے ان لوگوں کے دعوے اقامت دین کی حقیقت۔ یہ ہے ان لوگوں کے جہاد فی سبیل اللہ کی شان کہ جب تک ان کے خود تراشیدہ اسلام کی "ہیئت حاکمہ" ان کے پاس نہ ہو۔ جب تک سیاسی ملا کا خونی قلم معصوموں کے محضر ناموں پر دستخط کرنے کا اختیار نہ حاصل کر لے جب تک ان خونی علماء کی تلوار دائیں بائیں اور آگے پیچھے بے روک ٹوک بے گناہوں کے خون میں تیرنے کی مجاز نہ ہو یہ اسلام کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ سوائے اس کے کہ اپنی کفر کی مشین کو حرکت دیں اور کفر اور ارتداد کا فتوے لکھ کر "کوثر" میں چھاپ دیں "مرزائی مرزائی" "قادیانی قادیانی" "کافر کافر" "مرتد مرتد" کے نعرے کے سوا احمدیت کے مقابلہ میں اس وقت ان بے چاروں کے پاس ہے ہی کیا؟ نہ تلوار؟ نہ نیزہ؟ نہ ٹینک ہیں نہ بمبار؟ ہاں البتہ "ہیئت حاکمہ" ان کے ہاتھ میں آ جائے۔ تو پھر دنیا دیکھے گی۔ کہ یہ مجاہدین اسلام احمدیت کے پرخچے کس طرح اڑاتے ہیں۔

اس وقت تو وہ صرف جماعت احمدیہ کی نقل ہی اتار سکتے ہیں۔ لیکن چونکہ نقل را عقل باید اور اصل اصل اور نقل نقل ہی ہوتی ہے۔ اس لئے سیاست ان کی نکیل کو لئے پھرتی ہے ٭

دنیا میں امن کی کوشش کرو

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔

"ہم تم کو دنیا کی ایک بات سناتے ہیں مگر دنیا کی نہیں ہم اسے دین ہی سمجھتے ہیں۔ اور دین ہی سمجھ کر کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ ہمارے سارے دنیا کے کام بلکہ دین کے بھی سب کام امن پر موقوف ہیں اگر امن قائم نہیں رہے گا۔ تو کوئی کام نہیں ہو سکے گا۔ اور جس قدر امن بڑھ کر ہو گا۔ اسی طرح حق کا ابلاغ عمدہ طور پر سے ہو گا۔ اسی واسطے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے حامی رہے۔ آپ نے طوائف الملوکی میں جو مکہ معظمہ میں تھی خود رہ کر اور عیسائیوں کی سلطنت میں جو حبشہ میں تھی صحابہ کرام کو رکھ کر ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اس میں کس طرح زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ اور اس زندگی کے فرائض میں سے

امن

ہے۔ اگر امن نہ ہو تو کسی طرح کا کوئی کام دین یا دنیا کا عمدگی سے نہیں کر سکتے۔ میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ امن کی کوشش کرو۔ امن کے لئے تو ایک طاقت کی ضرورت ہے جو گورنمنٹ کے پاس ہے دوسرے نیک چلنی اور گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری کی جو تمہارا فرض ہے۔ میں اس امر کو کسی خوشامد کی غرض سے نہیں بلکہ حق پہونچانے کی غرض سے کہتا ہوں کہ امن پسند جماعت بنو۔ تاکہ ہر قسم کی ترقیات کا تمہیں موقعہ ملے۔ اور چین سے زندگی بسر کرو۔ اس کا بدلہ مخلوق سے مت مانگو بلکہ اللہ تعالےٰ کی رضا کو مقدم کرو۔ اور اسی سے مانگو۔ یہ خوب یاد رکھو کہ بلا امن کوئی مذہب نہیں پھیلتا نہ پھول سکتا ہے۔ پس تم امن کے قائم رکھنے میں ہمیشہ گورنمنٹ کا وفاداری سے ساتھ دو۔"

(حیات نور الدین صفحہ ۴۸)

(مرسلہ عبدالوہاب عمر جودھامل بلڈنگ لاہور)

ضروری اعلان

(۱) مکرم قاضی محمد عبداللہ صاحب ناظر ضیافت آج مورخہ ۸/۳/۵۱ سے ایک ماہ کی رخصت پر تشریف لے گئے ہیں۔ اور ان کی جگہ جناب خان صاحب منشی برکت علی صاحب ناظر ضیافت مقرر کئے گئے ہیں۔ (نظارت ضیافت ربوہ)

(۲) سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال کو چندہ حفاظت مرکز کے متعلق احباب جماعت ہائے ضلع ملتان و ریاست بہاولپور کی خدمت میں بھجوایا گیا ہے۔ امراء صاحبان۔ صدر صاحبان و سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کے ساتھ پورا پورا تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

عالم اسلامی میں وحدت اور اتحاد پیدا کرنے کی مبارک تحریک

مؤتمر عالم اسلامی کے متعلق احمدی وفد کے تأثرات

مؤتمر عالم اسلامی میں شامل ہونے والے احمدیہ وفد کے قائد جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ احمدیہ نے احمدی جرائد کے نمائندے تاثیر صاحب سے مندرجہ ذیل تاثرات کا اظہار فرمایا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید دونوں نے مؤتمر عالم اسلامی میں شامل ہونے کے لئے مجھے چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل التبشیر تحریک جدید اور ملک عمر علی صاحب نائب وکیل التبشیر کو کراچی بھیجا۔ یہ تجویز دیر سے طے ہوئی۔ امیر وفد نے بتایا کہ کراچی پہنچنے پر ہمیں علم ہوا کہ نمائندگان نامزد ہو چکے ہیں۔ اور سب کمیٹیوں نے اپنی کارروائی شروع کر دی ہے اس لئے مزید نمائندگان کے لئے وقت نہ تھا مگر باوجود اس کے مؤتمر عالم اسلامی کے ہر اجلاس کی کارروائی میں شامل ہونے کا ہمیں موقعہ ملتا رہا اور ہم سب نے نمائندگان وفود کی تقاریر سنیں ویسا ہی ان دعوتوں میں بھی شریک ہوتے جو مؤتمر عالم اسلامی کے نمائندگان کو سرکاری طور پر دی گئیں۔

۳۵ بیرونی ممالک کے نمائندگان اس مؤتمر میں شامل ہوئے۔ علاوہ سرحدی قبائل کے افغانستان سے بھی نمائندگان آئے ہوئے تھے ان نمائندگان سے تبادلۂ خیالات کے اچھے مواقع میسر آئے۔ ملکی سیاسی اور اقتصادی حالات سے واقفیت حاصل کی گئی اور ایک حد تک یہ بھی اندازہ کرنے کا موقعہ ملا کہ ان ملکوں کے مسلمانوں کی ذہنی حالت کیسی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ کی دیر سے یہ خواہش تھی کہ عالم اسلامی کے متفرق اجزاء کسی طرح ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اپنی موجودہ عالمگیر مشکلات حل کرنے کی راہ سوچیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ ان کا ارتباط اور تعاون قائم ہو۔ چنانچہ گذشتہ انقلاب کے بعد لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ کوئٹہ اور کراچی میں آپ نے متعدد تقریریں فرمائیں۔ اور اس اہم ضرورت کی طرف ہر مسلمانوں کو توجہ دلائی۔ گذشتہ سال کراچی میں اخبار المصلح کے زیر اہتمام منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں مسلمانوں کی تنظیم اور وحدت پر تبصرہ فرمایا جو شائع ہو چکا ہے۔ جماعت احمدیہ کراچی کو اس موقع پر عربی اور انگریزی میں اس تبصرہ کو شائع کرنے کی بھی توفیق ملی۔ بیرونی ممالک کے نمائندگان میں سے ایک معتدبہ حصہ کو یہ تبصرہ دیا گیا۔ تاکہ وہ اپنے ملکوں میں جب واپس جائیں تو اس عالمگیر تحریک کے متعلق جو ذات حضرت امام جماعت احمدیہ نے تجویز فرمایا ہے اس کو عملی جامہ پہنانے کی تدابیر اختیار کریں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ جس طرح مسلم لیگ کی تشکیل اور تنظیم میں حصہ لینے کا شروع سے لے کر اب تک ہمیں موقع ملتا رہا ہے۔ اسی طرح انشاء اللہ اس عالمگیر وحدت عالم اسلامی کی تنظیم میں بھی اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر کام کرنے کا موقع ملے گا۔

مؤتمر عالم اسلامی کی کارروائی روزمرہ اخباروں میں دوستوں نے ملاحظہ کی ہو گی۔ شاہ صاحب موصوف نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

(۱) میرے لئے سب سے بڑھ کر دلچسپی کا باعث ترکی کا وفد تھا جس کے ممبران سے بار بار ملاقات کر کے مجھے بہت ہی خوشی ہوئی کہ عالم اسلامی کا ایک اہم عضو جو پہلی جنگ کے بعد ایک شدید صدمہ کی وجہ سے ہم سے کٹ گیا تھا اور اسلامیات اور زبان عربی سے بظاہر اس قدر دور ہو گیا کہ ہمیں یہ خیال پیدا ہو رہا تھا کہ اب اس کے بعد اس کی واپسی کی امید نہیں۔ لیکن سٹیج پر محترم عمر رضا بیگ دوغرول ایڈیٹر جمہوریت کو فصیح عربی میں تقریر کرتے ہوئے دیکھ کر ہمیں خوشی ہوئی۔ ان کے ساتھ انفرادی طور پر بھی تبادلہ خیالات ہوا۔ اور ہمیں معلوم ہوا کہ اسلام کا دبا ہوا جذبہ پھر سے ترک قوم میں ابھر آیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آج سے سولہ سال قبل حسین رؤف پاشا سابق وزیر اعظم ترکی ہندوستان تشریف لائے تھے جنگ بلقان میں انہیں عالمگیر شہرت حاصل ہوئی اس وقت وہ حمیدیہ جہاز کے کپتان تھے اور ہیرو کے نام سے انہیں یاد کیا جاتا تھا۔ جنگ عظیم میں مجھے ان کے ساتھ ایک ہی ذیرہ لڑائی میں شریک ہونے کا موقع ملا وہ اس وقت کمانڈنگ آفیسر تھے اور مجھے ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ لاہور میں جب میری ان سے ملاقات ہوئی اس وقت اخبار "انقلاب" کے مدیران محترم مہر اور سالک وغیرہ بھی تھے۔ اور میرا تعارف انہوں نے ان دوستوں سے ان الفاظ میں کرایا کہ یہ میرا جنگی دوست ہے جس نے نازک موقعوں پر ہماری مدد کی تھی

حسین رؤف پاشا کے اختلافات کمال اتاترک کے اس بارے میں بھی تھے کہ آمریت ترکی کے لئے نقصان دہ ہوگی۔ چنانچہ حالات نے انہیں مجبور کیا کہ ترکی کو چھوڑ دیں۔ میں نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے ان سے دریافت کیا کہ ترکی میں یہ اسلام سے دوری کیسے ہو گئی۔ آیا کوئی امید باقی ہے کہ ترکوں میں پھر اسلامی جذبہ پیدا ہو؟ تو انہوں نے مجھے جواب دیا کہ ناگہانی صدمہ کی وجہ سے ترکوں نے جو راہ اختیار کی ہے بے شک وہ افراط کی راہ ہے مگر زیادہ زمانہ نہیں گذرے گا کہ اس افراط کا تلخ تجربہ کرنے کے بعد پھر وہ دوبارہ اسلامی اصولوں کی طرف رجوع کریں گے۔ کیونکہ مغربی ممالک کی حکومتوں کی جو انتہائی پست شکلیں ہیں وہ یقیناً اپنے اندر دوام نہیں رکھتیں اور ترک جن کے رگ و ریشہ میں اسلام کی محبت ہے یہ ممکن نہیں کہ وہ افراط و تفریط کے تلخ تجربوں کے بعد پھر اسلام کی طرف لوٹ نہ آئیں۔ فی الحال ان کو ایک دھکا لگا ہے جس نے ان کو افراط کی طرف دھکیل دیا ہے اور اس افراط سے جب ان کو تلخ تجربہ ہوگا تو وہ خود ہی حد اعتدال کی طرف لوٹ آئیں گے جو اسلامی حد ہے۔

مؤتمر عالم اسلامی میں ترکی وفد کے صدر عمر رضا بیگ دوغرول نے اسلام اور اسلامی وحدت کے متعلق جن خیالات اور جذبات کا اظہار کیا ہے ان سے ہم سمجھتے ہیں کہ حسین رؤف پاشا کا اندازہ حقیقت کا جامہ پہنے ہوئے معلوم دیتا ہے۔ اذان اور نماز کے متعلق انہوں نے بتایا کہ سابقہ پابندی اٹھا دی گئی ہے۔ اور عربی زبان میں ہی اذان کہی جاتی ہے۔ اور نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ اسلامیات کا ایک ادارہ بھی قائم کیا جا چکا ہے۔ اسی طرح جمعیۃ اسلامیہ بھی قائم ہے جس کے صدر اسمٰعیل حقی بے ہیں اور جو مجلس نوّاب کے ممبر بھی ہیں۔ یہ بھی اس وفد کے ممبر ہیں۔ اور ابھی تک (۱۹ فروری ۵۱ء) پاکستان سے واپس نہیں گئے۔ ان سے بھی تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا

مؤتمر عالم اسلامی کے اجتماع میں ہمارے جذبات کی کیفیت کچھ ایسی تھی جیسے مدتوں بچھڑے ہوؤں کی ناگہانی ملاقات کرنے پر ہوتی ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے امید رکھنی چاہیئے کہ مؤتمر عالم اسلامی کے طفیل عالم اسلامی کے کٹے ہوئے اعضاء بے تعلق میں جو نئے سرے سے شعور اور احساس و بیداری پیدا ہوئی ہے وہ ان اجزاء کو ایک دوسرے سے پورے طور پر وابستہ کر دیگا۔

۲۔ مؤتمر عالم اسلامی میں دوسرا خوش کن پہلو یہ تھا کہ نمائندوں نے یکے بعد دیگرے سٹیج پر جو تقریریں کی ہیں ان میں یہ آواز نمایاں طور پر گونجتی رہی کہ عالم اسلامی کی موجودہ بیماری اور بدبختی کا اصل سبب یہی ہے کہ مسلمان اسلام سے بیگانہ ہو چکے ہیں۔ اسلام ان میں باقی نہیں رہا۔ فقط نام کے مسلمان ہیں۔ فضیلت مآب سید عبد الحمید خطیب سعودی عرب کے وزیر مختار نے دل کی شہ رگ پر ہاتھ رکھا اور درد بھرے لہجہ میں مؤتمر عالم اسلامی میں شامل ہونے والوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ نام کے مسلمان حقیقی مسلمان بنیں تو پھر ان کا ہر ایک نیک مقصد حاصل ہو جائے گا۔ اگر یہ نہیں تو پھر ہماری ساری کوششیں بیکار رہیں گی۔ اسی مرکزی نقطہ کی طرف توجہ دلانے والی ولولہ انگیز تقریر عربی میں مکرم شیخ سعید رمضان خانصاحب مصری کی تھی جو جمعیت اخوان المسلمین کے صدر بھی ہیں دوران تقریر میں جب انہیں محسوس ہوا کہ تقریر کا جو ترجمہ کیا جا رہا ہے وہ ان کے جذبات کی پورے طور پر ترجمانی نہیں کرتا۔ حالانکہ ترجمان بھی ایک قابل ترجمان تھا۔ یا انہوں نے یہ محسوس کیا کہ پبلک اور ان کے درمیان کچھ حجاب نہ رہے تو انہوں نے انگریزی میں تقریر شروع کر دی۔ تقریر شروع سے آخر تک پرجوش اور رونگٹے کھڑے کرنے والی تھی۔ اللہ اللہ کے الفاظ ان کے دل کی گہرائیوں سے بار بار نکلتے اور بلند سے بلند تر ہوتے جاتے تھے۔ اور مسلمانوں سے بار بار اپیل کرتے تھے کہ اس اللہ کو جو سرچشمۂ حیات ہے سرے سے بھلا دیا گیا ہے۔ اسے چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس کے کلام پاک سے دور کا واسطہ نہیں رہا۔ نہ دل میں اس کے ساتھ شائبہ تعلق ہے اور نہ ظاہری طور پر اس ذات یگانہ کے ساتھ کسی قسم کے تعلق کا اثر باقی ہے۔ اس اللہ سے نئے سرے سے پیوند لگایا جائے تب جا کر عالم اسلامی کے مردہ جسم میں زندگی کی روح پیدا ہو سکتی ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں تمام مسلمانوں سے یہ بھی اپیل کی کہ ادھر ادھر کے فرقہ وارانہ جھگڑوں سے بالا رہ کر نقطۂ وحدت پر قائم ہو جائیں۔

(آگے صفحہ ۵ پر)

تقریر میں اس نوجوان کے جوش کی یہ حالت تھی۔ کہ مجھے یہ ڈر پیدا ہو گیا۔ کہ ان کے دل و دماغ کے پردے پھٹنے لگے ہیں۔ اور وہ شائد سٹیج پر سے گر کر اپنے وجود کو کھو بیٹھیں گے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے دل میں انتہائی سوز تھا۔ اس بارے میں کہ مسلمان اسلام کو بھول بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ سے ان کا کوئی تعلق باقی نہیں رہا۔ جب بیمار کو اصل بیماری کا احساس کرا دیا جائے۔ تو پھر اُمید ہوتی ہے۔ کہ اسے اپنی صحت کی بحالی کے لئے علاج اور پرہیز کرنے کا فکر دامنگیر ہو گا۔

۳۔ تیسری بات جو ہمارے لئے خوش کن تھی۔ وہ یہ کہ موتمر عالم اسلامی کے سٹیج پر سے وحدت عالم اسلامی کے متعلق جس زبان میں زیادہ تر خیالات کا اظہار کیا گیا وہ زبان عربی تھی۔ انڈونیشیا کے نمائندہ نے بھی اپنے مافی الضمیر کے اظہار کے لئے اسی زبان کو ذریعہ بنایا۔ ملایا کے نمائندہ نے بھی عربی زبان میں اپنے خیالات کی ترجمانی کی۔ سامعین کے دلوں میں یہ شوق پیدا ہو رہا تھا کہ کاش وہ بھی یہ زبان جانتے۔ اور بغیر کسی ترجمانی کے واسطہ کے براہ راست ان مختلف نمائندگان کے خیالات سے مستفید ہوتے۔ میں نے کئی دوستوں کو کہتے سُنا کہ اب ہم عربی پڑھنا شروع کر دیں گے۔ عربی نمائندے سب ہی فصیح اللسان تھے۔ مگر ان سب میں فصیح اور بلیغ ترین ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی تھے۔ جو شام کی طرف سے مندوب ہو کر آئے تھے انہوں نے معقول پہلو سے اس بات کی طرف توجہ دلائی۔ کہ یورپ، امریکہ اور دیگر عیسائی ممالک کو ہمارے اتحاد سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ ہمارا اتحاد اس قسم کا نہیں جس قسم کا اتحاد برطانیہ اور امریکہ کا ہے کہ جس نے عربوں کو سالہاسال کشت و خون کا تختہ مشق بنا کر آخر اُن کو ان کے وطن فلسطین سے باہر نکال دیا۔ اور نہ جس قسم کا مظاہرہ پنجاب اور کشمیر میں ہوا۔ قتل و غارت خون ریزی اور آبرو ریزی کی نہائت ہی مکروہ یادگاریں ایسے اتحاد نے دنیا میں پہلے بھی چھوڑیں۔ اور اب بھی ان یادگاروں میں اضافہ ہو رہا ہے بلکہ ہمارا اتحاد و انشاء اللہ اسلامی اتحاد کا شاہکار اور نمونہ ہو گا۔ حضرت عمرؓ کے فرمودہ کے مطابق کہ جب انہیں معلوم ہوا کہ مسلمان حکام میں سے کسی نے رعایا کے ساتھ سختی کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا "تمہارا کیا حق ہے جسے ماں نے آزاد جنا۔ تم اُسے غلام بناؤ"۔ ہمارا اتحاد ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر ہو گا۔ روادی مکہ کے بدترین دشمن جنہوں نے نہائت ہی وحشیانہ سلوک آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کے ساتھ کئے تھے جب مغلوب ہو کر آپ کے سامنے آئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اذھبوا فانتم طلقاء جیسا کہ تم آزاد ہو۔ مسلمانوں نے ایک لمبا عرصہ دنیا میں اپنے اتحاد کی برکت سے حکومت کی ہے۔ اور انہوں نے اپنے ماتحت اقوام کے ساتھ یہ سلوک کبھی گوارا نہیں کیا۔ کہ انہیں وطن سے بے وطن کیا ہو۔ دامن عصمت کو چھیڑا ہو۔ یا ان کے مالوں کو تاخت و تاراج کیا ہو جن کے وہ نگران تھے۔ انہوں نے اپنی امانتوں کو دیانتداری کے ساتھ ادا کیا۔

موتمر عالم اسلامی میں شریک ہونے والوں کو انہوں نے نصیحت کی۔ کہ جس اتحاد کی طرح اس وقت ڈالی جا رہی ہے۔ اس میں خالص اسلامی دستور کو پیش نظر رکھنا ہو گا۔ لیکن اس کے لئے سب سے پہلی ضرورت یہ ہے۔ کہ ہم خود مسلمان بنیں۔ اپنے اندر صحیح عقائد پیدا کریں۔ اپنے اعمال اور اپنے عقائد میں ہم اسلامی نور سے منور ہوں۔ شیخ مصطفیٰ السباعی کے ہم خاص طور پر ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے بڑی وضاحت و بلاغت کے ساتھ موتمر اسلامی کے اتحاد کا زاویہ نگاہ واضح کیا ہے۔ اسی طرح محترم ڈاکٹر حبیب اللہ بے مصری نمائندہ نے بھی کمال وضاحت و بلاغت سے ان ہی نکات کے متعلق موثر پیرایہ میں سامعین کو توجہ دلائی کہ سب سے پہلے ہمیں فکر یہ ہونی چاہیئے کہ ہم مسلمان بنیں۔ جب اسلامی اخلاق ہمارے اندر پیدا ہوں گے۔ تو پھر تمام عالم اسلامی کے اتحاد کے لئے خودبخود آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔ اسی طرح تمام عرب مندوبین نے اس بات پر زور دیا کہ تمام باہمی فرقہ بندیوں کی حدود سے بالاتر رہ کر اس موتمر عالم اسلامی کی بنیاد اُٹھانی چاہیئے۔ ورنہ یہ سانس لیتے ہی موت کا منہ دیکھے گی۔

اقوام عالم کے مشترکہ اسٹیج سے یہ آواز ایک احمدی کے دل میں کس قسم کی خوشی پیدا کر سکتی ہے۔ اس کا اندازہ اس مسلمہ حقیقت سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ عرصہ پچاس سال سے ہماری جماعت کے اسٹیج سے یہ آواز بار بار بلند کی جا رہی ہے کہ مسلمانوں کو دینی مشترکہ اغراض کی خاطر ایک سٹیج پر جمع ہو کر روح تعاون کے ساتھ اپنی عالمگیر مشکلات کا حل سوچنا اور اپنی حالت بہتر بنانے کے لئے اکٹھا ہو جانا چاہیئے۔ اور ہمیں خوشی ہے کہ ہماری آواز بازگشت بے نتیجہ نہیں رہی۔ اور اب ممالک اسلامیہ کے درمیان وحدت پیدا کرنے کی غرض سے اب موتمر عالم اسلامی کی داغ بیل ڈالی جا رہی ہے۔

(۴) محترم مولوی تمیز الدین صاحب صدر ادارہ دستور ساز پاکستان نے پانچ اہم نکات کے ماتحت پانچ قسم کے دشمنوں کا ذکر کرتے ہوئے اسلامی ممالک کے نمائندگان کو توجہ دلائی۔ کہ وہ دشمنوں کے چنگل سے اپنے آپ کو آزاد کرائیں آپ نے فرمایا ہمارا پہلا دشمن مسلمانوں کی وہ بے وفائی ہے۔ جو ان کی طرف سے اسلامی کلچر یعنی اسلامی طریق معشیت سے ہے۔ جو ان کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ دوسرا دشمن نیشنل ازم یعنی جذبہ قوم پرستی ہے تیسرا دشمن مسلمانوں کی اسلام کے متعلق جہالت اور اُس کی بیگانگی ہے۔ اُن کا چوتھا دشمن اُن کی اپنی اخلاقی پستی اور اقتصادی بدحالی ہے۔ پانچواں دشمن ہمارے اپنے تعلیم یافتہ طبقہ کی مغربیت زدہ ذہنیت ہے۔ یہ پانچوں دشمن عالم اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس لئے ان کا مداوا کرنا ضروری ہے آپ نے مشورہ دیا۔ کہ اسلامی کلچر کے دوبارہ بحال کرنے کے لئے جہاں تالیف و تصنیف کا ادارہ قائم کرنا ضروری ہے۔ وہاں اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ تبلیغ اشاعت اسلام کیلئے ایک ادارہ قائم کیا جائے۔ ان اداروں کا کام یہ ہو گا۔ کہ بہترین تعلیمی نصاب اور عمدہ لٹریچر کو بہم پہنچائے اور اپنے ملک کے اندر اور ملک کے باہر بیک وقت مسلمانوں کی تعلیم و تربیت اور اشاعت اسلام کی مہم جاری کی جائے۔

اس تعلق میں یہ ذکر کر دینا مناسب ہو گا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ نے پاکستان کے صحافیوں کی کانفرنس میں جن قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا۔ ان میں تبلیغ و اشاعت اسلام پر خاص طور پر زور دیا گیا تھا یہ تقریر انگریزی میں بھی خدام الاحمدیہ کراچی نے بروقت شائع کر دی تھی۔ اور دوبارہ موتمر عالم اسلامی کے انعقاد کے دوران میں عربی میں بھی اسے شائع کیا گیا ہے۔ اور اس طرح بیرونی ممالک کے وفود کو آپ کی آواز پہنچائی گئی ہے۔

۵۔ محترم چوہدری خلیق الزمان صاحب سابق صدر مسلم لیگ پاکستان اور محترم عبد الرحمن صدیقی صاحب نے بھی موثر پیرایہ میں تقریریں کیں اول الذکر نے مسلم لیگ اور موتمر عالم اسلامی کے انعقاد کی اہمیت پر تبصرہ فرمایا۔ اور صدیقی صاحب نے پین اسلام ازم تحریک پر تبصرہ کرتے ہوئے فرقہ بندی کی لعنت سے مسلمانوں کو بالا رہنے کی نصیحت کی آپ نے فرمایا مسلم لیگ ہو یا موتمر عالم اسلامی یہ کبھی دوام و استواری حاصل نہیں کر سکتی۔ اگر اس قسم کے سوالات اٹھائے گئے کہ احمدیوں کو نکالو۔ یا شیعوں کو نکالو۔ اس طرح سب ہی فرقوں کو نکالنا پڑیگا۔ اور موتمر اپنی موت آپ مرے گی۔

اس موقعہ پر صدیقی صاحب کی تقریر کے بعد دو تین اور تقریریں ہوئیں۔ اور جرمنی کے نمائندے کو سٹیج پر بولنے کا موقعہ دیا گیا۔ انہوں نے بوہن مسجد کا قصہ چھیڑا کہ یہ احمدیوں کی مسجد ہے یہ قادیانیوں کی مسجد ہے۔ اور وہ ہمیں نمازیں نہیں پڑھنے دیتے اس موقعہ پر تعلیم یافتہ اور سنجیدہ طبقہ نے جو سٹیج کے آس پاس اور سامنے بیٹھے ہوئے تھے احتجاج کیا۔ اور مقرر کو یہ لایعنی قصہ چھیڑنے سے روکا۔ پچھلی صفوں میں سے بعض نے کہا کہ بولنے دیجئے کاروپردازان موتمر عالم اسلامی نے مقرر کو دو تین بار مشورہ دیا۔ کہ یہ بوہن مسجد کا قصہ اور اس کے ذکر کا موقعہ نہیں۔ لیکن مقرر نے پھر کہنا شروع کیا کہ ہم مسجد الگ بنا رہے ہیں۔ ہمیں روپیہ دیا جائے احمدیوں کو نہ دیا جائے۔ آخر مفتی اعظم سید امین الحسینی نے اُٹھ کر مقرر پر ناراضگی کا اظہار کیا اس موقعہ پر صدر جلسہ عمر رضا بیگ دوغزولی بھی وہاں جگہ حیران تھے۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ صاحب ہمیں بعد میں ملے اپنی شرمندگی کا اظہار کیا ہم نے اُن سے کہا کہ قادیان والوں کا اُس سے کوئی تعلق نہیں۔ اکثر لوگوں نے اس کو بُرا منایا۔ اور سمجھا کہ یہ چندہ کی تحریک کرنا چاہتا ہے۔

دوسرے دن جو تقریریں ہوئیں۔ اور جن قراردادوں کا اعلان کیا گیا۔ ان سے سابقہ رات کی آخری تقریر کے بد اثر کو ملیامیٹ کر دیا۔ اور عمدہ فضا پیدا ہو گئی۔

موتمر عالم اسلامی کے سٹیج پر ایسے وقت میں جب کہ تمام بیرونی ممالک کے آئے ہوئے وفود کے نمائندوں نے جوپُرزور اور موثر پیرایہ میں تلقین کر رہے تھے۔ کہ موتمر عالم اسلامی کو تمام فرقہ وارانہ جھگڑوں سے بالا رکھا جائے۔ بین الاقوامی مشکلات کا حل کرنا اس کا واحد مقصد ہو گا۔ ایسے وقت میں اس قسم کی آواز بلند کرنے کا موقعہ دینا نہائت قابل افسوس واقعہ تھا۔ اور سوائے چند ملاؤں کے سب ہی نے اس کو برا منایا۔ موتمر عالم اسلامی کے راستہ میں اس نوعیت کی مشکلات پیدا ہونے کا امکان ہے۔ لیکن جو روح تمام تقریروں میں نمایاں تھی۔ اس سے اُمید کی جاتی ہے کہ اس قسم کی مشکلات پر غلبہ حاصل کر لیا جائے گا انشاء اللہ۔ اس تعلق میں اس امر کا اظہار کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ کراچی کے پولیس نے اس واقعہ کو کوئی اہمیت نہیں دی اور نہ اس کا ذکر کیا۔ اور یہ مقام شکر ہے۔ یہاں کا پریس عمدہ ذہنیت رکھتا ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل پنجاب کا پریس ابھی بہت کچھ اصلاح کا محتاج ہے۔ احسان نے اس واقعہ کو بالکل غلط طور پر پیش کیا ہے اور لکھا ہے کہ مقرر قادیانی تھا جس کو لوگوں نے کہا بیٹھ جاؤ بیٹھ جاؤ اور اسے اور تقریر نہ کرنے دی۔ وہ نہ قادیانی تھا۔ اور نہ احمدی۔ موتمر عالم اسلامی اور پریس کا اولین فرض ہے کہ وہ سنجیدگی سے غور کرے کہ اس قسم کے جھوٹ اور افترا پردازی سے ملک کی گری ہوئی ذہنیت کہاں تک اصلاح پذیر ہو سکتی ہے اور مفاد ملی کو کہاں تک تقویت اس طریق سے پہنچ سکتی ہے؟

۶۔ موتمر عالم اسلامی نے فلسطین، کشمیر وغیرہ

کے متعلق ہنگامی قرار دادیں پاس کیں۔ اس کے علاوہ ایک اہم قرار داد زبان عربی کو مسلمانوں کے لئے بین الممکتی زبان قرار دیئے جانے کے بارے میں بھی ہے۔ اس کے متعلق ممبران کے درمیان یہ اختلاف پیدا ہؤا۔ کہ آیا اس کو لازمی قرار دیا جائے یا اختیاری۔ ترکی اور انڈونیشیا وغیرہ ممالک کی اکثریت نے یہ رائے دی۔ کہ اسے اختیاری رکھا جائے۔ موجودہ حالات اسی امر کے متقاضی ہیں۔ کہ اسے لازمی نہ قرار دیا جائے۔ چنانچہ اسے اختیاری ہی قرار دیا گیا۔ اور موتمر کا یہ فیصلہ بھی بتاتا ہے۔ کہ اس میں کام کرنے والے دور اندیش ہیں اور ہمیں امید رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ بین الممکتی مسائل میں اسی روح سے کام لیں گے۔ جس قدر کوئی ادارہ وسیع ترین دائرہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس کے نظریات اور اس کے دستور عمل میں بھی ویسی ہی وسعت اور حالات کے ساتھ لچک کھانے کی قابلیت ہو۔

(۷) بعض لوگوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ موجودہ حکومت کی طرف سے موتمر عالم اسلامی کا قیام محض ایک سیاسی سٹنٹ ہے۔ جس سے موجودہ حکومت اپنی ہر دلعزیزی کو بڑھانا چاہتی ہے۔ تاکہ انتخابات کے لئے موافق اور سازگار حالات پیدا ہوں۔ گویا ان کے نزدیک دھوکے کی ٹٹی کھڑی کی گئی۔ عرب نمائندگان میں سے بھی ایک نمائندہ نے اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا اور کہا۔ کہ ان وفود کے پاس ان کی حکومتوں کی طرف سے کوئی اتھارٹی یعنی اختیار نہیں۔ اور نہ حکومتیں ایسا اختیار دے سکتی ہیں۔ بلکہ اگر حکومتیں اختیار دے بھی دیتیں۔ تو اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ ہماری آواز کے ساتھ اپنی مقررہ پالیسی کو ہم آہنگ کریں گی۔ اور کس حد تک اس کو عملی جامہ پہنانے میں مدد دیں گی۔ میں نے اسی عرب دوست سے بھی کہا۔ اور جو دوست پاکستان میں ایسا خیال رکھتے ہیں۔ ان سے بھی یہ کہتا ہوں کہ موتمر عالم اسلامی کے قیام اور لقاء سے کم از کم جو فائدہ ہمیں پہنچ سکتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ باہمی تعارف اور ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت حاصل ہونے کے علاوہ عالم اسلامی کے اتحاد کی ضرورت کا شعور اور احساس بیداری پیدا ہو جانا خود ایک بڑی نعمت ہے۔ تقریباً ہر ایک نمائندے نے بلند آواز اور مؤثر انداز میں بار بار سنایا کہ مسلمان مسلمان نہیں رہے۔ تم مسلمان بنو۔ یہ آواز بھی احساس بیداری پیدا کرنے والی ہے۔ اگر ہم کو یہ احساس ہو جائے کہ ہماری بیماری کیا ہے تو اصلاح نفس اور اصلاح ذات البین کے لئے یہ پہلا قدم ہوگا۔ اور جب قوم میں ایک دفعہ احساس پیدا ہو جائے تو پھر امید ہو جاتی ہے کہ دوسرا قدم بھی اٹھایا جائے۔ احساس بیداری اپنا راستہ آپ بنا لیتا ہے۔ پاکستان کا خیال بھی شروع

شروع میں بلکہ ایک لمبا عرصہ سیاسی سٹنٹ ہی خیال کیا جاتا تھا۔ مگر آخر وہ ایک حقیقت بن کے ہمارے سامنے آ گیا ہے۔ ہم گے اس کی تعمیل اور اس میں استواری اور پائیداری کا جو سوال ہے وہ ہماری دینی جدوجہد پر موقوف ہے۔ یہودی قوم میں قومی وطن کی ضرورت کا خیال پہلے پہل جہاں تک مجھے یاد ہے ۱۸۳۷ء میں پیدا ہؤا۔ اور بعض بڑے بڑے یہودی رہنماؤں نے اسے ناممکن الحصول قرار دیا بلکہ اس کی مخالفت کی گئی۔ آخر ایک صدی کی مایوسیوں اور امیدوں سے پیدا اور نا پید ہوتے ہوتے یہ خیال ایک حقیقت بن گیا ہے۔ فلسطین بلکہ دیگر عربی ممالک کے مسلمان اور عیسائی باشندوں نے اس کی شدید مخالفت کی اور مسلمان عربوں نے اپنے خون بہا دیئے مگر یہودیوں کو بعض حکومتوں کی امداد حاصل ہو گئی اور آخر وہ کامیاب ہو گئے۔ یہودی تاریخ میں یہ پہلا ہی واقعہ نہیں بلکہ دور دراز زمانہ میں جب بابلی حکومت نے بیت المقدس کو تباہ کر دیا اور یہودیوں کو قید و بند میں جکڑ کر بابل میں لے گئے۔ اور ان میں سے ایک حصہ کو تہ تیغ کر دیا اور آخر پھر ایک زمانہ آیا کہ جب مید اور فارس کی حکومتوں کی امداد انہیں حاصل ہوئی تو نہ صرف انہوں نے اپنے بابلی دشمنوں سے انتقام ہی لیا بلکہ ان کو تہس نہس کرانے کے بعد بیت المقدس میں لوٹے اور دوبارہ آباد کیا۔ تاریخ عالم میں ایسی اور بھی مثالیں ہیں کہ قوم میں ایک نئی خیال پیدا ہؤا اور اسی خیال کا پیچھا کیا گیا۔ حالات سازگار ہوتے گئے اور قوم کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بھی ملتی چلی گئی۔ ان مشاہدات کے ہوتے ہوئے ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ امید رکھنی چاہیئے کہ ملت اسلامیہ سے تعلق رکھنے والی مختلف اقوام کے درمیان اپنی مرکزی وحدت کے بارے میں احساس پیدا ہؤا ہے۔ اس احساس بیداری سے فائدہ اٹھانا چاہیئے نہ کہ مایوسی سے اس کو ضائع کر دینا چاہیئے۔ اگر بالفرض یہ سیاسی سٹنٹ ہی ہو تو یہ ناممکن نہیں کہ اسی سٹنٹ سے سازگار حالات پیدا ہو جائیں جیسا کہ پاکستان کے لئے عالم وجود میں آنے سے قبل حالات پیدا ہو گئے۔

یہ میرے تاثرات ہیں۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ جمعیت علماء میں بھی قابل قدر ایسی شخصیتیں موجود ہیں۔ جو سمجھتے ہیں کہ اسلامی فرقوں کے درمیان جو اختلافات ہیں۔ ان کی نوعیت زیادہ تر تاویلی اور اصطلاحی ہے۔ ہمیں ان اختلافات سے بلند اور بالا رہ کر عالم اسلامی کے لئے تنظیم وحدت کا سٹیج کھڑا کرنا چاہیئے۔ مجھ سے ایک عالم نے کہا کہ نبوت اور ختم نبوت کی تعریف میں جو اختلاف آپ کے اور ہمارے درمیان ہے وہ دراصل

اصطلاحی تعریف کا اختلاف ہے۔ ورنہ اگر حقیقت میں دیکھا جائے تو یہ اختلاف ایسا نہیں کہ اس پر آپس میں دست و گریبان ہوں۔ آپ بھی مانتے ہیں کہ اسلام کی شریعت کامل ہے اور اس کے بعد کوئی شریعت نہیں اور نبوت کی تعریف میں صرف یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ سے ہمکلام ہونا اور نبی کے لئے ضروری نہیں کہ وہ صاحب شریعت بھی ہو۔ اور ہمارے علماء نبی کے لئے شریعت کا لانا ضروری قرار دیتے ہیں۔ تو یہ صرف اختلاف تعریف کا ہے یہ ایسا اختلاف نہیں کہ آپس میں دست و گریبان ہوا جائے۔ علماء کے طبقہ میں اس قسم کی آزاد خیالی کا پیدا ہونا خوش کن ہے۔ جوں جوں ہمارا نقطہ نظر وسعت اختیار کرتا جائے گا اور رواداری کی روح ہم میں کارفرما ہو گی۔ ہم ایک دوسرے کے قریب ہوتے چلے جائیں گے اور جو ہمارے درمیان خلیج ہے کم سے کم ہوتی چلی جائے گی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ موتمر عالم اسلامی کے ذریعہ سے مسلمانوں کے درمیان وحدت کی صورت پیدا ہونے کے امکانات موجود ہیں

۹۔ اس تعلق میں بعض دوستوں نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ ہماری حکومت آئے دن نت نئے منصوبوں کا اعلان کرتی رہی ہے جو محض پبلک کو تسلی دینے کے لئے اور اپنی ہر دلعزیزی کو قائم رکھنے کے لئے ہے۔ ایسے اعلانوں سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ حکومت کچھ کر رہی ہے لیکن ہوتا ہواتا کچھ نہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر ہوتا ہواتا نہیں تو حکومت ان اعلانوں سے اپنے جال میں خود پھنس کر رہ جائے گی۔ کیونکہ ان اعلانوں سے کم از کم یہ فائدہ تو ہوتا ہے کہ پبلک میں یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ ان کی فلاں فلاں ضرورتیں بھی ہیں جن کا پورا کرنا حکومت کا فرض ہے۔ اسی طرح ان متواتر اعلانوں سے پبلک کے سامنے ایک خاکہ ضروریات کا آ جاتا ہے۔ اور پبلک کو حق پہنچتا ہے۔ کہ حکومت سے ان اعلانوں کے مطابق ضروریات کو پورا کرنے کا مطالبہ کرے۔ اور وہ اپنے اعلانوں کو سچا کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ وسائل اختیار کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔ جو کچھ بھی وہ اس بارے میں کرے گی۔ وہی سامان بن جاتا ہے دوسرا قدم اٹھانے کا۔ چنانچہ ہر شعبہ میں کچھ نہ کچھ کیا جا رہا ہے۔ خواہ دکھانے کی غرض سے ہی ہو۔ اب اگر عقل سے کام لیا جائے۔ تو یہ محض خالی اعلان ہمارے لئے مفید کام دے سکتے ہیں۔ ایک طرف پبلک میں ان کی ضرورتوں کا احساس اور دوسری طرف اس کو ان ضرورتوں کے پورا کرنے کا مطالبہ کرنے کا حق اور تیسری طرف حکومت کی تھوڑی بہت کوشش بطور ایک بنیاد کا کام دے جاتی ہے۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ اگر ہم فرض بھی کر لیں کہ موتمر عالم اسلامی کے ذریعہ سے وحدت اسلامی کا قیام ایک ڈھونگ ہے۔ تو اس ڈھونگ کے ذریعہ سے جو وحدت اسلامی

کا ایک احساس پیدا ہو چکا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا ہمارا کام ہے۔ اور اس سے بہتر سے بہتر فوائد اٹھائے جا سکتے ہیں۔

(۱۰) یہ سوال کہ ہمارے وفد جماعت احمدیہ کے ممبران کو بطور ڈیلیگیٹ کیوں نہ لیا گیا۔ اس کے ہم خود ہی ذمہ دار ہیں۔ کہ صرف ہم ہی نہیں بلکہ اور بھی ڈیلیگیٹس جو دیر سے پہنچے۔ انہیں بھی محروم ہونا پڑا۔ موتمر کے کارپردازوں کی طرف سے ہمارے ساتھ خاص امتیازی سلوک روا رکھا گیا۔ اور اس بات کا قطعاً کوئی خیال نہیں کیا گیا۔ کہ ہم جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ درحقیقت اس میں من و تو کا سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ ہماری آواز کی بازگشت موتمر کے عام اجلاسوں میں بھی کام کرتی رہی۔ اور سب جیکٹ کمیٹی میں بھی۔ مجھے اس میں زیادہ تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اس وقت ۳۵ ممالک سے نمائندے آئے ہیں۔ اور ہمارے تبلیغی مراکز ۷۰ ممالک میں ہیں۔ جماعت احمدیہ کی ہیئت کذائی ہی موتمر عالم اسلامی کی شکل اختیار کر کے ایک وسیع بین الممکتی تنظیم و وحدت کی بنیاد ڈالنے میں عملی طور پر جد وجہد کر رہی ہے۔

(۱۱) ہم تمام نمائندوں سے ملے۔ ترکی۔ عراق۔ چین۔ سیام انڈونیشیا۔ لبنان کے نمائندے محترم محمد جمیل میرے پہلے استاد تھے۔ جن سے میں نے دو سبق عربی زبان میں پڑھے۔ جس کے بعد میری تعلیم کا مستقل انتظام ہو گیا تھا۔ مصطفےٰ رافعی بھی لبنان کے نمائندے ہیں اور یہ میرے استاد صالح رافعی کے بھتیجے ہیں۔ اور شام میں یہ پہلے شخص ہیں۔ جنہوں نے میری تبلیغ سے متاثر ہو کر بیعت کا اعلان کیا تھا۔ اپنے وقت کے بہت مشہور ادیب تھے۔ سعودی عربیہ۔ سمالی لینڈ۔ ایران۔ سیلون۔ دمشق۔ مصر۔ مراکو۔ الجیریا۔ شام۔ ٹیونس ملایا۔ افغانستان قبائلی علاقہ۔ عدن آسٹریلیا۔ مغربی افریقہ۔ کردستان۔ فلسطین۔ فرانس۔ پولینڈ ساؤتھ افریقہ۔ شرق اردن۔ یوگوسلاویہ ان میں بیشتر نمائندوں سے ہماری بار بار ملاقاتیں ہوئیں۔ اور تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

(۱۲) محترم سید امین الحسینی مفتی اعظم فلسطین کے لئے یہ ایک ابدی یادگار قائم رہے گی۔ یورپین ممالک میں ان کو گئی گذری طاقت قرار دیا جاتا تھا۔ خدا تعالےٰ نے اس جہاد کو جو انہوں نے ایک لمبا عرصہ ہوا

شروع کیا تھا اس کو ضائع نہیں ہونے دیا اور ان کی شخصیت کو ایسی عظیم الشان اہمیت دی ہے کہ اس کو عالم اسلامی کی وحدت کا ذریعہ بنایا ہے اور وہ اس کے لائق صد مبارکباد ہیں۔ ہماری توقعات ان سے وابستہ تھیں کہ وہ موتمر عالم اسلامی کے مقصد اعلیٰ پر نظر رکھتے ہوئے قائد اعظم کی یادگار کو بہت ہی وسیع پیمانے پر قائم کر دیں گے اور کسی تنگ نظری و تنگ ظرفی کو مقصد اعلیٰ میں رخنہ انداز نہیں ہونے دیں گے۔ اسے اپنی دانشمندی اور دور اندیشی اور حکمت و تدبیر سے بہتر کر دیں گے۔

(المصلح کراچی یکم مارچ ۱۹۵۱ء)

ہندوستان میں غذا کی قلت کیوں ہے

"نیوز ویک" کی ۵ مارچ ۱۹۵۱ء کی اشاعت میں مسٹر ہنری ہیزلٹ نے "قحط کس طرح پیدا کیا جاتا ہے" کے عنوان سے ایک مقالہ سپرد قلم کیا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ "نہرو حکومت نے روئی اور پٹ سن کے سلسلہ میں پاکستان یا کسی اور ملک کا محتاج نہ رہنے کے لئے مبلغ کی پسندیدہ روش اختیار کر کے ہندوستان میں غذا کی قلت کو اور بڑھا دیا" مقالہ نگار نے آگے چل کر لکھا ہے کہ "اس حکومت نے روئی اور پٹ سن کی کاشت کے لئے غلہ پیدا کرنے والے رقبہ میں کمی کر دی"
مسٹر ہیزلٹ نے لکھا ہے :-

صدر ٹرومین نے کانگرس سے ہندوستان کی حکومت کو ۷۵۰۰۰۰۰۰ بشل غلہ دینے کی درخواست کرتے وقت کہا تھا کہ "اس پروگرام سے یہ نظیر نہیں قائم ہو گی۔ کہ ہندوستان کو عطیہ کے طور پر غلہ دیا جاتا رہے گا۔ یا دوسرے ملکوں کو ایسی ہی امداد دی جائیگی" حالانکہ یہ پروگرام بلاشبہ یہ نظیر قائم کرتا ہے۔ آئندہ ہم نے ہندوستان یا کسی دوسرے ملک کی اس سے کم امداد کی۔ تو ہم پر کم فیاض ہونے یا واضح جانبدار ہونے کا الزام لگایا جائے گا۔

امکان سے ممکن ہو تو ایسے بلاشبہ قحط اور بھوک کا سد باب کرنا چاہیئے۔ لیکن ہمیں یہ بھی پوچھنا چاہیئے کہ اس کا سبب کیا تھا۔ اسے دور کرنا کس کا فرض ہے۔ اور اس کا اعادہ کا سد باب کرنے کے لئے کیا تدابیر ضروری ہیں۔

رفتہ رفتہ نظیریں قائم ہو کر بہت سی غیر ملکیوں اور امریکی منصفوں کے لئے یہ فرض کرنے کا جواز پیدا ہو گیا ہے کہ جب دنیا کے کسی حصہ میں کسی بھی چیز کی وقتی یا مفروضہ قلت ہو جائے۔ تو اسے اگر تنہا امریکہ کے ٹیکس ادا کرنے والوں کے خرچ پر نہیں تو کم از کم سب سے پہلے ان ہی کے خرچ پر پورا کیا جائے۔ لیکن ہندوستان کی حکومت نے اس غلہ کو خریدنے کے لئے ہم سے ایک طویل المیعاد قرضہ بھی نہیں مانگا۔ ہندوستان کچھ دور اندیش ہوتا۔ تو وہ ایسے قرضہ کو آسانی سے ادا کر سکتا تھا۔ مسٹر ٹرومین نے عطیہ کی سفارش کیوں کی۔

طریقہ یہ ہو گا کہ "امریکہ" غلہ مہیا کرے گا۔ لیکن ہندوستان کے عوام کو (ہندوستان کے قریباً ۸۵ فی صدی باشندے ناخواندہ ہیں) شاید اس کا کبھی علم نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ یہ عطیہ نہرو حکومت کو دیا جائے گا۔ اور نہرو حکومت ہندوستان کے باشندوں کے ہاتھوں غلہ فروخت کرے گی۔ اس کے علاوہ نہرو حکومت کو مہیا کردہ غلہ کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقوم امداد و شمار کی اسکیموں کے لئے محفوظ رکھنے کی بھی اجازت ہو گی۔

جیسا کہ مسٹر ٹرومین نے پچھلے سال یہ کہ غذائی قلت کا واحد سبب "خشک سالی" بتایا تھا۔ اسی طرح اب انہوں نے قدرتی آفات یعنی زلزلوں، سیلابوں، خشک سالی اور ٹڈیوں کی وبا کو ہندوستانی قحط کا واحد سبب قرار دیا ہے۔ تاہم نہرو حکومت کی اقتصادی پالیسیوں کی وجہ سے اگر یہ قحط پیدا نہیں ہوا۔ تو کم از کم اس میں اضافہ ضرور ہوا ہے۔

نقد وصولی چندہ تحریک خاص - از طرف درویشان قادیان

(۳)

مکرمہ محمودہ اختر صاحبہ اہلیہ میر رفیع احمد صاحب ۵-۰-۰
مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب ۵-۰-۰
اہلیہ عبد الاحد خان صاحب بھاگلپوری ۴-۰-۰
عبد اللطیف خان صاحب پسر عبد الاحد خان صاحب ۴-۰-۰
عبد الصمد خان صاحب پسر عبد الاحد خان صاحب ۴-۰-۰
عائشہ خاتون صاحبہ بنت عبد الاحد خان صاحب ۴-۰-۰
سید شہامت علی صاحب ۲-۸-۰
مکرم عبد المطلب صاحب ۲-۸-۰
مولوی محمد احمد صاحب ۱-۰-۰
مکرم چوہدری عبد الحق صاحب ۱-۰-۰
شیخ محمد صاحب نانبائی ۱-۸-۰
مکرم محمد عبد اللہ صاحب سقہ ۲-۰-۰

درخواست دعا

خاکسار ایک مقدمہ میں مبتلا ہے بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیاب و کامران فرمائے۔ اور دشمن کی شر سے محفوظ رکھے۔
(خاکسار چوہدری جمال الدین احمد قادیانی)

برائے توجہ سیکرٹریان مال

تمام سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے کہ حصہ آمد کی رقم ارسال کرتے وقت صرف موصی کا نام ہی نہ لکھا کریں۔ بلکہ نمبر وصیت مع سکونت کے تحریر فرمایا کریں۔ اگر آپ کو وصیت نمبر معلوم نہ ہو۔ تو دفتر ہذا کو نام۔ ولدیت معہ سابقہ سکونت تحریر کر کے نمبر وصیت معلوم کر لیں۔ کیونکہ نمبر وصیت نہ ہونے کی وجہ سے رقم کا اندراج غلط ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اس لئے نمبر وصیت ضرور لکھنا چاہیئے
(سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ ضلع جھنگ)

لاوارث بائیسکل

جودھامل بلڈنگ میں ایک لاوارث بائیسکل ملا ہے۔ جن صاحب کا ہو لے لیں۔
(عبد الوہاب عمر جودھامل بلڈنگ - لاہور)

سمندر پار کے خریداران الفضل

کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر اپنے ذمہ کا بقایا اور کم از کم ایک سال کے لئے قیمت اخبار پیشگی تیس روپیہ (پاکستانی، سالانہ کے حساب سے) اپنی پہلی فرصت میں ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

بعض احباب نے اس پر توجہ فرمائی ہے۔ لیکن بعض کو اسطرف توجہ فرمانے کا موقعہ نہیں مل سکا اب اسطرف فوری توجہ فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں
(مینیجر)

پاکستان کے خلاف سازش کے متعلق تفتیش جاری ہے

کراچی - ۱۵ مارچ - حکومت پاکستان کے ایک ترجمان نے کہا ہے - پاکستان کے خلاف سازش کی تفتیش کی تکمیل میں کچھ عرصہ صرف ہوگا - بایں ہمہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تفتیش کب پایۂ تکمیل کو پہنچے گی -

آیا ملزموں کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا - یا اس کا انحصار تفتیش پر ہوگا - جو عمل میں لائی جا رہی ہے - جہاں تک میرا خیال ہے اس بارے میں گفتگو کرنا قبل از وقت ہے - سازش میں شریک فوجی افسروں کی ملازمت پر بحالی کا سوال کسی صورت بھی پیدا نہیں ہوتا - کیونکہ انہیں برطرف کیا جا چکا ہے

سوال :- آیا دونوں ملزم فوجی افسروں کو وزیراعظم پاکستان ڈاکٹر خان لیاقت علی خاں سے ملاقات کرنے اور ان کے روبرو اپنے طرز عمل کی وضاحت کرنے کا موقع دیا جائے گا ؟

جواب :- قاعدہ یہ ہے - کہ فوج سے برطرفی کی صورت میں ایسی کسی رسمی کارروائی کی ضرورت نہیں - آرمی ایکٹ کی رو سے ایسی کارروائی ضروری نہیں - حکومت کو اس امر کا اطمینان ہو گیا ہے - کہ دونوں فوجی افسروں کی برطرفی کے لئے کافی سے زیادہ معقول وجہ یہ موجود ہے

یہ اطلاع محض قیاس آرائی ہے - کہ سازش میں ۱۵۰ اشخاص شریک ہیں -

ترجمان نے اس افواہ کی تردید کی - کہ کل کراچی میں سازش کے سلسلے میں ایک بڑے سرکاری افسر کی خانہ تلاشی ہوئی — سوال :- بھارت کے بعض اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ وزیراعظم پاکستان ڈاکٹر لیاقت علی خاں نے دونوں فوجی افسروں کو لاہور طلب کیا ہے - اسکے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے

جواب :- یہ اطلاع قطعاً غلط ہے

ترجمان نے مزید بتایا :- بیگم اکبر خاں کو بمبئی ۲۱۸ کے ضابطہ سوئم کے تحت گرفتار کیا گیا -

لنڈا بازار میں مہاراجہ کشمیر کی جائداد

لاہور ۱۵ مارچ - لنڈا بازار لاہور میں مہاراجہ کشمیر کی جائیداد جو ۸۶ ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے - اور جسے سابق میں حکومت پاکستان نے متروکہ جائیداد قرار دیا تھا - اور پنجاب کے محکمہ بحالیات کی نگرانی میں تھی حکومت پاکستان کے ایک حالیہ فیصلہ کے مطابق آزاد کشمیر حکومت کے حوالے کر دی گئی ہے -

پاکستان میں ریاست جموں وکشمیر کی جائیداد کے منیجر نے کل جائیداد کا کنٹرول سنبھال لیا -

مشرقی پنجاب میں ۱۱۶۳ ڈاکے اور ۸۳۰۲ قتل

شملہ ۱۵ مارچ - مشرقی پنجاب کی اسمبلی میں وزیراعظم نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ۱۹۴۸ء سے کر ۱۵-۰۱-۱۹۵۰ تک مشرقی پنجاب کے صوبہ میں ۱۱۶۳ ڈاکے - ۸۳۰۲ قتل اور ۱۱۵ ۳ نقب زنی کی وارداتیں ہوئیں - قتل اور نقب زنی کی وارداتوں کے سلسلہ میں کل ۱۹۳۱۹ گرفتاریاں ہوئیں اور مقدمات ۱۵۶۵ مقدمے زیر سماعت ہیں ۳۵۲۵۰ مقدمات ختم ہو چکے ہیں کل ۸۹ بدمعاشوں کو مارا گیا - دس پولیس والے زخمی ہوئے - اور ۱۳ مارے گئے -

قاہرہ :- ۱۶ مارچ یہاں قائم شدہ ہنگامی وزارتی کمیٹی کا معلوم ہوا ہے کہ جنگ کی صورت میں رسد رسانی کے ذرائع پر غور کرنے کے لئے جلد ہی اجلاس منعقد ہوگا - (استار)

امریکہ میں اخباروں کی اشاعت میں مزید اضافہ

فلاڈلفیا - ۱۶ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ سال ۱۹۵۰ء کے دوران میں امریکہ کے روزانہ اخبارات کی اشاعت میں مزید ۷ لاکھ ۶ ہزار کا اضافہ ہوا ہے - اور اس طرح بحیثیت مجموعی امریکہ کے تمام روزانہ اخباروں کی اشاعت ۵ کروڑ ۳۸ لاکھ ۲۲ ہزار کے قریب پہنچ گئی ہے - جو ایک ریکارڈ تعداد ہے - صبح، شام اور اتوار کے دن کے شائع ہونیوالے روزناموں کی تعداد میں ۱۵ فی صدی سے زیادہ اضافہ ہوا ہے - پتہ چلا ہے کہ گذشتہ ۱۱ سال سے مسلسل امریکی اخبارات کی اشاعت میں اضافہ ہو رہا ہے - اندازہ لگایا گیا ہے کہ امریکہ کے ہر تین شہریوں میں دو شہری روزانہ اخبار پڑھتے ہیں - (ی - س - ا - س)

جاپان کے لئے ترکی کا نمک

انقرہ ۱۶ مارچ - بعض چیزیں جو اس وقت جاپان اشتراکی چین کے بجائے ترکی سے خرید رہا ہے ان میں نمک بھی شامل ہے -

جدید مشینوں کی وجہ سے ترکی میں نمک کی پیداوار بہت بڑھ گئی ہے - گذشتہ سال یہاں ۲۰۰،۰۰۰ ٹن نمک تیار ہوا تھا - اور پہلے کے ذخیرے بھی موجود تھے (استار)

پنجاب میں زرعی ترقی

امریکی زرعی ڈائریکٹر مسٹر ایم - ایل ولسن کی رائے

لاہور ۱۶ مارچ - ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے محکمہ زرعی ترقی و وسعت کے ڈائریکٹر مسٹر ایم - ایل ولسن نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ پنجاب کے کارکن اور ماہرین زرعی ترقی اور وسعت کے میدان میں اپنا کام نہایت خوبی سے انجام دے رہے ہیں" مسٹر ولسن نے امریکہ کی ریاستوں کے زرعی ترقیات کے محکموں کے ڈائریکٹروں کے نام اپنے خط میں لکھا ہے کہ پنجاب کے کاشتکاروں میں زرعی ترقی سے متعلق جلسوں اور مظاہروں میں شرکت کا بے حد شوق ہے - جس کی وجہ سے زرعی ترقی کے سلسلہ میں کام کرنے والے ماہرین کا کام نہایت آسان ہو گیا ہے - اس کے علاوہ پنجاب کے کاشتکاروں کی ایک بڑی اکثریت ایسے دیہاتوں میں آباد ہیں - جہاں ۵۰۰ سے لے کر ۱۵۰۰ خاندان تک بستے ہیں - اس طرح زرعی کارکن بغیر کسی دقت کے کاشتکاروں کی ایک بڑی اکثریت تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں - لیکن اسکی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ بہت کم کاشتکار تعلیم یافتہ ہیں - یہاں تک کہ وہ پڑھ لکھ بھی نہیں سکتے - وہ غریب ہیں - ان کے پاس ریڈیو نہیں ہیں وہ اپنے گاؤں سے دور مقامات کا سفر اختیار نہیں کر سکتے - اور چند ہی کھیت ایسے ہیں - جن کا رقبہ ۳ تا ۶ ایکڑ سے زیادہ ہے -

(ی - س - ا - س)

ڈبل روٹی کے کارخانے

استنبول ۱۶ مارچ - شہر میں ڈبل روٹی کے کارخانوں نے وزارت تجارت کو مطلع کیا ہے کہ اگر انہیں آٹا جلد مہیا نہ کیا گیا - تو کارخانے بند ہو جائیں گے وزارت نے ان کارخانوں کو کچھ درآمد شدہ دینے کا فیصلہ کیا ہے - (استار)

شام ولبنان جانیوالے امریکی سیاح

بیروت ۱۶ مارچ - محکمۂ سیاحی کے افسر کے بیان کے مطابق اس موسم بہار میں ۲۰۰۰ سے زیادہ امریکی سیاح شام ولبنان آنے والے ہیں سینکڑوں امریکی سیاح اب تک آ چکے ہیں (استار)

خرطوم ۱۶ مارچ - سوڈانی حکومت نے دماغی فالج کے خلاف جو مہم شروع کر رکھی ہے - اس میں حصہ لینے کے لئے تین مصری ڈاکٹر بھی یہاں آئے ہیں (استار)

پاکستان کے لئے کیوبا کی کھانڈ

کراچی ۱۵ مارچ - کیوبا سے پاکستان کے لئے دس ہزار ٹن کھانڈ لے کر ایک جہاز کل کراچی کے بندرگاہ پہنچ جائے گا -

بھارت کے لئے پاکستانی چاول

کراچی ۱۵ مارچ - انڈو پاکستان تجارتی معاہدہ کے ماتحت اس مہینہ کے اواخر میں پاکستانی چاول کا ایک جہاز بمبئی روانہ ہو جائے گا -

بھارت سرکار کے ڈائرکٹر سپلائی نے جو کراچی آئے ہوئے تھے - چاول کے کچھ ذخائر کا معائنہ کیا -

بھارتی طیارہ کو حادثہ

نئی دہلی - ۱۵ مارچ - بنگلور سے ترپونڈرم جاتا ہوا ایک بھارتی طیارہ جس میں سولہ مسافر اور چار ہوا باز تھے - گر کر تباہ ہو گیا - اور تمام مسافر اور ہوا باز ہلاک ہو گئے - جہاز پٹرول کی کمی کی وجہ سے گر کر تباہ ہوا